نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عیصہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول عیصہ

نمبر ۱۲ - جلد ۱۰ - — لودیانہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۲ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر کابل سے تمام جنوبی افغانستان باغی ہوگیا ہے = ہرات کے سرداروں نے اتفاق کرلیا ہے کہ اگر امیر کابل یہاں آوے تو ہرگز اسکی اطاعت نکرو = ترکستان کے گورنر کو امیر کابل نے مالگذاری کے جمع کرنیکا حکم دیا ہے = سردار عبد الغیاث خان کو امیر نے قتل کرڈالا = انگلستان کی فوج کا سالانہ خرچ کا تخمینہ ۱۵ کروڑ ۴۳ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ کیا گیا ہے = ڈیلمیشیا کی قوم صقالبیہ کا فساد روز بروز ترقی پر ہے = روس کے مظلوم یہودیوں کی ہمدردی میں خاص منچسٹر میں بھی جلسہ ہوا ہے = عرب میں باغیوں کا گروہ نہایت ترقی پر ہے = روس سے خبر آئی ہے کہ خوقند کا معزول خان مرگیا ہے = چین کے سپہ سالار لیشی جاک کا سر بوجہ بغاوت قلم کیا گیا ہے = جیکب آباد میں یکم مارچ کو ایک سپاہی نے ۲ آدمیوں کو گولی سے ہلاک کیا = آگرہ میں ٹیلیفون کا کام شروع ہونے والا ہے = شاہ ایران ماہ اگست میں زار روس سے ملاقات کرنے کو جائینگے = شہزادہ جرمنی مصر کی سیر میں مصروف ہیں = چین اور روس میں اب زیادہ ناچاقی ہوگئی ہے = شاہ یونان کے قتل کی سازش ظاہر ہوگئی ہے مجرم گرفتار ہیں = لنڈن کی آبادی صرف ۴۰ لاکھ آدمی کی ہے = بغداد میں ایک نامی یونانی سوداگر کا دیوالہ نکل گیا ہے = روس کا ایک سیاح تبت میں گرفتار کیا گیا ہے = نمک کا محصول سب جگہ دو روپیہ من کے حساب سے لیا جائیگا = روم خاص سفارت جرمن کی ۳ ضیافتیں ہونے والی ہیں = چینیوں نے روسی قافلہ پر حملہ آور ہوکر ۱۱ عورتوں ۳ مردوں اور ۲ بچوں کو قید کرلیا اور مکان پر لیجاکر ان سب کو بیرحمی سے ماردیا = تقی ترکمانوں کے ۳۰۰۰ آدمیوں نے روس کی فوج پر حملہ کیا تھا مگر ترکمان شکست کھاکر بھاگ گئے = امریکہ کے پریسیڈنٹ صاحب کے قاتل کو ۳۰ جون کو صبح کے وقت پھانسی دیجائیگی = اجازت ہوئی ہے کہ مستوفی حبیب اللہ خان اور وزیر شیر محمد خان کابلی ۱ سال کوہ کسولی پر بسر کرینگے = ہندوستان کے قلعوں کی مرمت کرنیکی تجویز پیش ہوئی ہے = شاہ برہما نے گورنمنٹ ہند کو لکھا ہے کہ میری حکومت کے حدود میں سررشتہ تعلیم کا صیغہ انگریزی طریقہ پر جاری کیا جاوے = ایوبخان ہرات پر حملہ کرنیکا انتظام مشہد میں کر رہا ہے = شاہ آسام اپنے جنگی سامان کی تیاریاں کر رہا ہے = اٹلی کے شاہ کو پوپ صلاح دیتا ہے کہ بہت جلد تم تخت کو چھوڑ دو = بوسنیا کے لوگ غدر کو فرو کرنا نہیں چاہتے بلکہ ترقی دینا چاہتے ہیں = جرمن اور روس کے تعلقات ٹوٹتے نظر آتے ہیں = خیبر میں جو کچھ فساد فرقہ زکاخیل نے کیا تھا اب ظاہر ہوگیا ہے کہ یہہ میر بچہ کی شرارت سے ہوا تھا = جنگ افغانستان میں جو کچھ خرچ ہندوستان کی لوکل گورنمنٹوں سے ہوا تھا اُسکا قرضہ واپس کیا گیا ہے = سفیر برہما حضور ویسرائے سے مقام شملہ میں ملاقات کریگا = مسٹر گلیڈسٹون صاحب کے پاس ۱۰ فروری کو ایک گروہ آنیوں کی بابت بات چیت کرنے گیا مگر وزیر اعظم نے اُس گروہ سے ملاقات نہیں کی = ہندوستانی فوج کو بیس فیصدی رسد ملنے کا حکم ہوگیا ہے = محمد شریف خان کا بیٹا ہاشم خان مشہد میں مرگیا = ہرات کی بابت ایک انگریزی اخبار کی رائے ہے کہ ہرات میں اب تھوڑے ہی عرصہ بعد غدر ہو جائیگا = کابل کے کوتوال کو امیر کی طرف سے حکم ملا ہے کہ ہرات پر جو فوج روانہ ہوگی اُسکے ہمراہ تم جاؤ = فرانس کی پولیس کو عکسی تصاویر سے بہت بڑی اعانت ملی ہے یعنے ۲ سال میں ۶ ہزار مجرم جو مفرور تھے انہیں تصاویر کے سبب گرفتار ہوئے ہیں = سہارنپور کے اہل ہنود نے ایام ہولی میں حضرت یوسف کا سوانگ بھرا تھا اہل اسلام کے استغاثہ پر چند اہل ہنود گرفتار ہوئے ہیں = دہلی میں تجویز ہو رہی ہے کہ مقبرہ ہمایون بادشاہ کے چاروں طرف کی دیواریں اور باغیچہ عمدہ سے آراستہ کئے جاویں تخمینہ لاگت سے خبر آئی ہے کہ اب ہرات پر امیر کابل کا کچھ رعب وداب نہیں رہا ہے = خبر تو گرم ہے کہ ایوبخان شاہ ایران کی امداد سے افغانستان پر حملہ کرنیوالا ہے = مدراس احاطہ کے چند مقامات میں ۲۸ فروری کو زلزلہ محسوس ہوا تھا = ہمارے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جب پنجاب سے رخصت ہونگے تو اندور کی سیر کرتے ہوئے ولایت تشریف لیجاوینگے = لاہور کے بازار سید مٹھہ میں ایک نوجوان نے خودکشی کی = کشمیر کے مہاراجہ صاحب کے ولیعہد بانکے وزیر اعظم بتقریب ملاقات رخصتانہ نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ۳۱ مارچ کو لاہور میں داخل ہونگے = میمنہ سے خبر آئی ہے کہ ایک روسی افسر کابل کے قلعہ کا ملاحظہ کر رہا ہے = امیر کابل نے حکم دیا ہے کہ ایک فوج جسمیں دو رجمنٹ سواروں کی اور تین رجمنٹ پیادوں کی ہوں کوہ سنگ کی طرف روانہ ہو = مگر اسکے بھید سے کسی کو آگاہی نہیں ہے = جو سردار غزنی و دیگر شہروں سے آتے ہیں اُنکی خاطرداری امیر کابل بہت اچھی طرح سے کرتے ہیں مگر تو بھی یہہ سردار امیر کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتے = راولپنڈی میں سردار محمد کریم خان کابلی نے جو نظربند ہے ڈاکٹر صاحب نشہ کی حالت میں چابک مارے = روسی محاصل کی تعداد سال آئندہ میں ۷۶ کروڑ ۶۲ لاکھ سکہ روبل تھی = بمبئی کا ایک خوجہ مسٹر ہاشم بھائی ۹ ماہ کے بعد مصر- اٹلی- انگلستان نیویارک اور چین کی سیر کرکے پھر بمبئی میں واپس آیا ہے = ولایت کی ڈاک سے معلوم ہوا کہ ۳۶۰ یہودی روس سے بھاگ کر لیورپول میں آئے ہیں اور انکا ارادہ امریکہ میں جانیکا ہے = کوہستان کے سرداروں نے ایوبخان کو لکھا ہے کہ ہم تمہاری امداد کے لئے حاضر ہیں = کابل سے جسقدر فوجی افسر بلخ میں سردر خان کے پاس گئے تھے اُنکے ہاتھ ناک کان سردر خان نے کاٹ کابل کو واپس کردئے ہیں =

نور افشاں

—— صاحب اخبار دہنی نو دیار قمطراز ہیں کہ کچھ مدت ہوئی ہی کہ تھیوسافیکل سالانہ جلسہ شہر بمبئی میں منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ میں سوسائٹی مذکور کی کارروائی کی رپوٹ سنائی گئی اور کئی تقریریں ہوئی تھیں جنپر مجملاً ہم غور کرینگے۔ اگر پادری صاحبان کی کلام اور سوانح عمریوں سے ابتک انکا منشا پورے طور سے ظہور میں نہیں آیا ہی جیسا کہ بعض صاحبان کی تقریر نے اس جلسہ کی تقریر پر اشارہ کیا تھا تو انکا یہہ دعویٰ کہ اس جدید مذہب کی ماہیت کے اظہار میں صرف تین سال کافی ہیں باوجود اسکے کہ اس مت کی تقویت دینے والوں کے بعض افعال اور بعض مخصوص مسایل بالکل مخفی رکھے جاتے ہیں صریح لن ترانی ہی بلکہ کچھ بھی پایہ نہیں رکھتا ہی۔ ہمکو یقین ہی کہ دنیا کو اکثر تجربوں کے بعد معلوم ہو گیا ہی کہ ایسے طریقوں کو جو اپنے ظہور پکڑنے سے جھجکتے ہیں بلا سوچے قبول کر لینا دانائی نہیں ہی +

کچھ شبہہ نہیں ہی کہ مسیحی مذہب کی ہرجگہہ سخت مخالفت ہوتی ہی خواہ یورپ ہو یا ایشیا یا امریکہ۔ اور ضرور ہی کہ ایسا ہی حال ہو کیونکہ اس مذہب میں ہر فرد بشر کی کمزوری اور گنہگاری پر زور دیا ہوا ہی۔ اور ایک درمیانی کی ضرورت عیاں ہی جب یہہ مذہب پہلے ہی پہل ہندوستان میں آیا تھا تو تمام لوگ اسکو حقارت سے دیکھتے تھے اسیطرح اٹھارہ سو برس گذرے ہیں کہ روم اور یونان کی مروجہ فلاسفی اسکو حقارت سے دیکھتی تھی اگر یہہ مذہب ظاہرداری کے طور پر اُن فلاسفروں کی نمود بے بود کی شہادت کہ جسکو یہہ لوگ اپنے زعم میں صداقت کا شریک ٹھہراتے ہیں داد دیتا تو یہہ لوگ اس مذہب کو اپنے اپنے طریقوں کے ساتھ عزت دینے میں راضی ہوتے لیکن اس مذہب کی خالص صداقت کی تعلیم اور منشا نے اور طریقوں کے حامیوں کو اسکا جانی دشمن بنا دیا ہی پر جب اُنکے لا ثانی دعووں پر زیادہ زور ہوتا ہی تو اسکا شرف علما پر بھی روشن اور ہویدا ہو جاتا ہی۔ چنانچہ آج ہندوستان میں یہی حال ہو رہا ہی۔ مسیحی مذہب کی سرفرازی اور حقیقی ماہیت اظہر من الشمس ہی۔ اور پرانے بودے طریقوں پر لوگوں کا ایمان روزمرہ روبہ تنزل ہی۔ پر جس حال کہ اس مذہب کی تعلیم خدا کی پاک صداقت کا انتشار ہی نہ اور مذاہب مشرکت کے لوگ پسند کریں اور نیز آبائی اعتقاد کے باخبر معاون دیکھ رہے ہیں کہ اُنکے مذاہب کا اختتام اب قریب ہی اسلئے امداد کی غرض سے ہر طرف ہاتھ پیر مار رہے ہیں +

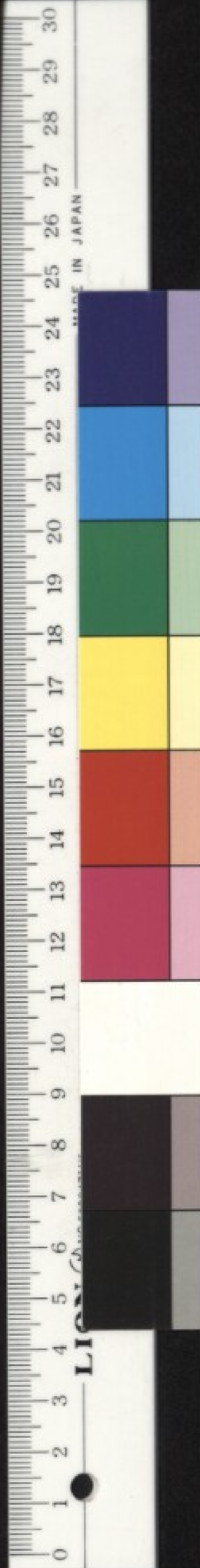
لیکن تو بھی (باوجود اس امر کے کہ الکاٹ صاحب نے مذہب سے اگر مسیحی مذہب کی مخالفت کو اپنا شیوہ بنا لیا ہی اور قدیمی مذاہب کی عظمت کی منادی کرتا ہی اور ان مذاہب کے مقلدوں کو خبردار کرتا ہی کہ اپنے مذاہب کو ترک کر کے کسی نئے مذہب کی طرف مایل نہ ہونا چاہئے) اس مذہب نے اسقدر ترقی نہیں کی ہی جیسا کہ ان صورتوں میں ترقی ہونی چاہئے تھی۔ البتہ بعض اشخاص آگے کی نسبت مسیحی مذہب کے سخت دشمن ہو گئے ہیں چنانچہ مرزا مراد علی بیگ نے اس جلسہ میں ایک تقریر سُنائی تھی جسکا لب لباب یہہ تھا کہ خواہ کچھ ہو جھوٹھ ہو یا سچ قبولیت کے لایق ہی پر مسیحی مذہب نہ ہو۔ ایڈیٹر نصرت الاخبار دہلی کی غرض ایک تھیوسافیٹ آرٹیکل کے درج کرنے سے یہی ظاہر ہوتا ہی کہ مسیحی مذہب کی مخالفت ہو خواہ جھوٹھ ہو یا سچ +

مسٹر الکاٹ صاحب نے اس جلسہ میں ترقی کی بحث پر کہا کہ مقام ٹنّاولی کے اہل ہنود نے کس تعداد اس سوسائٹی کو قبول کیا ہی اور اُسکی یادگار میں ایک ناریل کا درخت ایک شیوجی مندر میں لگایا ہی مگر یہہ اُسکی فریب آمیزی نہایت ہی حیرت افزا ہی کہ اس ماجرے کی اتنی مفید مطلب بات تو بیان کر دی اور جو اُنکے لئے مخل مطلب تھی اسکو بالکل قلم انداز کر دیا ہی۔ ہاں اس قصہ کی حقیقت جیسا کہ ایک جنوبی اخبار لکھتا ہی یہ ہی کہ کرنل الکاٹ کو بعض ٹنّاولی کے اہل ہنود نے اس شہر میں تھیوسافی مقرر کرنے کی غرض سے طلب کیا تھا ایک بڑی بھاری جماعت جسمیں بعض شریف آدمیوں اور مندر کے پوجاریوں کا بھی شمول تھا صاحب موصوف کے استقبال کو نکلی تھی۔ تب وہاں آکر مندروں میں اُنہنے منادی اور واعظ کیا اور بطور نذر اہل ہنود سے روپیہ جمع کر کے اپنی جیبوں کو خوب پر کیا اور اس بات کو ظاہر کیا کہ تھیوسافی اور بدھ مذہب میں کچھ فرق نہیں ہی۔ الغرض جب یہہ سب کچھ ہو چکا اور صاحب موصوف وہاں سے چلے گئے تو تھوڑے ہی عرصہ میں اوّل معتقدوں کو صاحب اور اُنکے مذہب کی نسبت بداعتقادی ظاہر ہوئی اور اُس مقام کی جہاں ناریل کا درخت لگایا تھا احاطہ بندی کرتے وقت صاحب کی اس یادگار کو جڑ سے اکھیڑ دیا +

اب خیال کرنا چاہئے کہ جب ٹنّاولی میں جو صاحب مذکور کا گویا مدینۃ المذہب ہو گیا تھا ایسی سخت تباہی ظاہر ہوئی تو بلاد بعیدہ میں اس مذہب کی توقیر جو ہوئی ہوگی وہ ظاہر ہی ہی +

—— موسم بہار کی نئی شگفتگیاں اور بوقلمون رنگینیاں ہر طرف نظر اُٹھاؤ دکھلائی دے رہی ہیں۔ ہر نخل و شجر زمرد ین خلعت پہنے ہوئے گلے میں پھولوں کا گہنا ڈالے ہوئے ہر غنچہ لب گل ہر طوطی و بلبل اپنے خالق کی تعریف میں عندلیب بیان ہی۔ خدا کا جلال اور بزرگی اُنکے حال سے عیاں ہی مگر افسوس کہ اشرف المخلوقات اپنے حقیقی خالق کی عبادت کو چھوڑ کر بت پرستی کرے حقیقی عشق کے بجائے مجازی عشق کا غلام بنے۔ ہفتہ گذشتہ میں میلا چیت چودس لودیانہ میں ہوا۔ جسقدر بدتہذیبی ہو سکتی تھی وہ ظہور میں آئی اور انتظام موجودات (نیچر) تو خدا کی عبادت میں سرگرم اور انسان جسکو خدا نے عقل عنایت کی ہی نفس پرستی۔ بت پرستی۔ شہوت پرستی وغیرہ وغیرہ میں غلطان۔ حیف صد حیف کیا خوب بائبل فرماتی ہی کہ بیل اپنی چرنی کو پہچانتا ہی اور گدھا اپنے مالک کے گھر کو مگر انسان نہیں جانتا کہ میرا مالک کون ہی +

—— کابل سے خبر آئی ہی کہ سردار عبد القدوس خان نے ایوب خان سے اقرار کر لیا ہی کہ میں تمکو ہرات دیدونگا۔ جمشید خان بیعقوبخان کا خسر ہرات کی طرف گیا ہی تاکہ ایوب خان کی جماعت سے ملجاوے۔ اور محمد عیسیٰ خان گورنر بلخ نے بھی جو امیر کا عم زادہ ہی ایوب خان کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہی۔ اور اس معاملہ میں عبد القدوس خان سے خط و کتابت کر رہا ہی۔ قندھار کے دیگر خوانین ایوب خان کا دم بھرتے ہیں اور کوہستانی سردار عبد القادر خان اور امام الدین کے قتل سے امیر کیطرف سے سرکش ہو گئے ہیں۔ محمد سرور خان سردار بلخ نے امیر کی بلاہٹ پر حاضر ہونے سے انکار کیا ہی۔ اسپر امیر نے فوج کا ایک دستہ الخاخان اور عبد العزیز خان کے ماتحت کوہستان کی طرف روانہ کیا تھا۔ پر سرور خان نے امیروں کو بلا کر نصیحت کی کہ امیر کو خراج ادا دو۔ ان امیروں کی امداد کے وعدہ پر سرور خان نے امیر کے افسروں کو قلعہ میں بات چیت کے لئے بلایا تھا۔ گفتگو کے سلسلہ میں اُنہنے امیر کی تنخواہ کا بیان کیا اور یہہ بھی کہا کہ امیر نے اپنے پٹھانوں کو جن ہو سے اکثر صاحب عزت تھے قتل کروا دیا ہی اور اسی باعث کوہستانیوں نے مقابلہ کا ارادہ کر لیا ہی۔ جب امیر کے افسروں نے سرور خان کو





مراسلات

انجیل کے ابتدائی انتشار پر

پادری شرف صاحب پرنسپل ڈیوِنٹی اسکول لاہور پنجاب کے لکچر کا خلاصہ

۱۵ جنوری ماہ حال کو صاحب موصوف نے امرتسر کے الکزنڈرو گرلس شاندار سکول میں جہاں یورپین اور دیسی عیسائی مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا مجمع تھا مندرجہ عنوان مضمون پر لکچر دیا۔ بڑے زور کا لکچر تھا اور بڑے اثر کے ساتھ تھا حتیٰ کہ نہ صرف عیسائی ہی خوش ہوئے بلکہ کچھ غیر قوم (ملازم سرکاری) بھی جو کہ حاضر تھے دنگ ہو گئے۔ صاحب ممدوح بڑے عالم شخص ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اُردو زبان میں بہت ترقی کی کیونکہ فصیح اُردو بولتے تھے۔ سامعین کو انکے گھنٹہ بھر کا بیان ایک منٹ معلوم ہوا +

پہلے انہوں نے بیان فرمایا کہ۔ انجیل اقدس کا انتشار پہلے زمانہ میں بے شک خداوند مسیح کے رسولوں سے شروع ہوا جو یہودی تھے۔ اور بعد اُنکے سکاچ غیر قوموں کے ذریعہ سے ہوا جیسا کہ قریب زمانہ حال میں ڈاکٹر ڈف صاحب نے کلکتہ میں اور ڈاکٹر ولسن صاحب نے بمبئی میں اور ڈاکٹر اعظمن صاحب نے شہر میں انجیل کو پھیلایا۔ اُنہوں نے یہہ بھی ضمناً فرمایا کہ ڈاکٹر ڈف اور ڈاکٹر ولسن سکاچ تھے۔ اسکے بعد صاحب ممدوح نے پادری کلمبہ صاحب نامے کا تذکرہ کیا جس نے حاضرین کو حیرت کے عالم میں ڈال دیا۔ یا اور لفظوں میں یوں کہیں کہ زمانہ حال کے انجیلی مبشر ونکو اس بیان نے بہت ہی تقویت دی +

صاحب لکچرر نے کہا کہ پادری کلمبہ صاحب آئر لینڈ کے باشندے تھے۔ اگرچہ وہ ایک بادشاہی خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے عالیشان رشتہ دار اور عزیز اقربا رکھتے تھے۔ توبھی وہ راہبانہ زندگی گزارنے کی وجہ سے اپنے نفس پر زُہد اور آوروں پر رحم کرنے والے آدمی تھے۔ یعنی انکی معاشرت فقیرانہ تھی اچھا کھانا نہ کھاتے تھے اور اچھا کپڑا نہ پہنتے تھے زمین پر سوتے تھے اور پتھر کا سرہانہ رکھتے تھے۔ نسبتہً بھی بادشاہی خاندان میں سے ہونے کے سبب ذرا مغرور تھے۔ بادشاہ آئر لینڈ سے وہ بزرگ ایک بار خفا ہوئے اور بادشاہ سکاٹ لینڈ سے جاملے انہیں کی وجہ سے دو فرمان فرماؤں میں یہانتک لڑائی ہوئی کہ بہت سی جانیں کھیت رہیں۔ اس واقعہ سے کلمبہ کو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے اپنی اس حرکت سے اپنے تئیں مجرم ٹھہرا کر کلیسیا میں اس جرم کا فیصلہ چاہا +

کلیسیا نے یہہ فیصلہ دیا کہ۔ پادری کلمبہ کے ذریعہ سے جسقدر جانیں کام آئی ہیں اسی قدر اور روحوں کو بچا دیں۔ جو ہنوز ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہیں۔ سکاٹ لینڈ میں یہہ زمانہ ایک نیا زمانہ کہلاتا ہے جب سے کلمبہ صاحب نے بے شمار روحوں کے بچانے کا عہد باندھا سکاچ جو اُس عہد میں وحشی سے تھے گو اُنہیں رومی کلیسیا کے عقاید (جو خرافات نہ تھے اور اب بھی نقص سے خالی نہیں) مروج تھے۔ اس جانفشانی کنندہ نے سکاچ لوگوں کو چھوڑ کر پٹ لوگوں کی طرف توجہ کی جو سکاچ لوگوں کی ایک بڑی شاخ تھی۔ اور یہہ پٹ لوگ سوا اپنے بادشاہ کے سخت درجہ کے بُت پرست تھے حتیٰ کہ آدمیوں کی قربانی بے جان بتوں کے روبرو چڑھایا کرتے تھے۔ کلمبہ صاحب نے پٹ لوگوں کے بادشاہ سے ملاقات اور ربط و ضبط پیدا کرنیکا ارادہ کیا مگر کامیاب نہ ہوا کیونکہ وہ بادشاہ اُسکے دیکھنے سے بھی جو وہ ایک عجیب مذہب کی تعلیم دینیوالا ہو متنفر تھا۔ اُسکے حاشیہ نشینوں نے بادشاہ کو اور بھی اس مقدس آدمی کی نسبت غصہ دلایا +

خصوصاً وہاں کے عام لوگ کلمبہ سے سخت مخالفتیں کرنے لگے علی الخصوص اُنکے پیشوا (مولوی یا پنڈت) جنکی روٹی میں فرق آتا تھا اس مبشر انجیلی سے یہاں تک حسد کرتے تھے کہ اُسکی جان کے دشمن ہو گئے تھے۔ آخر پادری کلمبہ کے استقلال اور اُسکی الٰہی سرگرمی اور اُسکی دلسوز دعاؤں کے اثر سے پٹ لوگوں کے بادشاہ نے عام اجازت دیدی تب اس مقدس نے پہلے ایک راہب خانہ بنایا جسکے متعلق ایک گرجا بھی طیار ہوا۔ یہہ راہب خانہ پٹ لوگوں کی دار السلطنت یا دار الخلافت میں بنایا۔ شہد کی مکھیوں کی مانند پادری کلمبہ اور اُنکے نیک مددگار اور اور جگہوں سے خرچ لاتے اور وہاں کمال دیانت سے صرف کرتے۔ جب وہاں کی کلیسیا کو جو گویا صدر کلیسیا سمجھنی چاہیے استحکام ہو گیا تو وہ اور مقامات میں راہب خانے بنانے لگے۔ غرض کہ اس ملک کے باشندے تمام مسیحی دین کی برکتوں سے ایسے مالا مال ہوئے کہ اُنکے دونوں جہان سدھر گئے۔ یہانتک کہ وہ ملک کی دولت اور ثروت اور عزت اور دوست اور اختیار و اقتدار میں اُنکی شہرت کی اُور بزرگ اور قوموں سے کسی بات میں کم درجہ نہیں۔ بلکہ اب اُنہوں نے ہر ایک عمدہ امور میں بہت ہی ترقی کی +

کلمبہ صاحب صرف ایک کشیش تھے اُسقف نہ تھے۔ ہرچند کہ اُنکو اُسقف بنانے کی تحریکیں ہوئیں لیکن اُنہوں نے اس امر کو بوجوہات منظور نہ کیا۔ وہ اگرچہ اُسقف نہ تھے تاہم اُسقف کا سا کام کرتے تھے۔ وہ کسی آدمی سے جو مسیحی دین کو قبول کرنا چاہتا تھا دولت اور عزت کا وعدہ نہ کرتے تھے۔ اُنکے ماتحتوں کو کامل آزادی تھی تو بھی انتظام کی رو سے کام کاج کرتے تھے اور یہہ اچھا طریقہ ہے کہ کوئی عملی منتظم ہو اپسکوپیئن طریقہ ہو یا کوئی اُور بہتر ہی۔ صاحب لکچرر نے ضمناً یہہ بھی ارشاد فرمایا کہ یورپین خادمان دین کو اپنے خرچ اخراجات یورپین سویلین لوگوں کی طرح نہ رکھنے چاہییں اور اسی طرح دیسی خادمان دین کو اپنے ملک کے سرکاری ملازموں کی مانند رسوم و عادات سے نہ رہنا چاہیئے۔ مقدس کلمبہ جہازرانی کا فن جانتے تھے یہانتک کہ وہ طوفان کی حالت میں بھی جہاز کو چلا سکتے تھے ناخدا ہو یا نہو اور پھر وہ زراعت کاری کے بھی تجربہ کے ساتھ ماہر تھے۔ وہ ایک بڑے عالم بھی تھے جو لاطینی۔ یونانی عبری وغیرہ زبانوں اور علوم میں بحر زخار تھے۔ اُنکے مددگاروں کو ان باتوں کی پہلے حلف اُٹھانی پڑتی تھی کہ وہ غریبی کے ساتھ عاجزی اور فرمانبرداری اور خصوصاً پاکیزگی میں رہیں۔ یہہ جفاکش کشیش خود عزت نہ چاہتے تھے مگر بادشاہ اور اراکین سلطنت اُنکی عزت اور تکریم کرتے تھے۔ اُنکی رسائی کی یہانتک نوبت تھی کہ جب دو بادشاہوں میں جھگڑا برپا ہوتا تھا تو یہہ مقدس لیکن غریب پادری فیصل کیا کرتے تھے +

لکچرر صاحب نے اپنے نادر اور وسیع لکچر کا اس طور پر خاتمہ کیا۔ کہ پادری کلمبہ صاحب کو اپنی موت کا حال اور دن اور وقت معلوم ہو گیا تھا۔ جب اُنہوں نے اس حال کا تذکرہ اپنے وفادار مددگار سے کیا تو وہ رونے لگے لیکن اُس مقدس نے انکو رونے سے باز رکھ کر کہا کہ۔ اب خوشی کا وقت ہے کیونکہ میں اپنے پیارے منجی کے پاس جاتا ہوں مرتا نہیں ہوں۔ عین دعا کی حالت میں اپنی ستتر برس کی عمر میں ۹ جون سنہ ۵۹۷ بعد مسیح کو رحلت فرما کر ہمارے آقا اور خداوند عیسیٰ مسیح اور خدا باپ اور روح القدس کی خوشنودی میں شراکت پائی آمین

نسیخ مرد

پادری فرحت بخش تھا کہ ہم سب سامعین نہایت شکرگزار ہیں کہ جنہوں نے ہمارے انجیلی ایمان کو بہت تقویت دی - پادری مکلنیہ صاحب مبرور کی زندگی کے حالات سے ہمکو مسیحی دین کا ایک معجزانہ سرایت کرنا قایل کرتا ہے کہ وہ اپنی ہی ذاتی خاصیت سے پھیلا تلوار اور فوج اور سلطنت کے زور سے نہیں پھیلا - ہم ناظرین نورافشاں کے لئے بشرط فرصت ڈاکٹر پادری مکلے صاحب امریکن متھوڈسٹ اپسکوپل چرچ مشنری چین کا ذکر یا تذکرہ بھی لکھیں گے جسکو خود ڈاکٹر صاحب ہی نے ہم سے انہیں دنوں میں بیان فرمایا ہے جس سے مکلنیہ صاحب کے تذکرہ سے بھی زیادہ حیرت ہوتی ہے +

راقم صمیم

نمبر ۲ - بائیبل قانون قدرت کے مطابق ہے

متقدمین علماء نے آسمان و زمین اور انکے سکون و حرکت کی بابت غلطی کھائی اور بائیبل کے ترجمہ کرنے اور انکے نظم بنانے میں اپنی معلومات کے موافق الفاظ کا استعمال کیا - اور نتیجہ انکا یہہ ہوا کہ شروع میں اپنی غلط خیالی سے کلام اللہ اور فعل خدائے تعالی کو باہم ایسا الگ کیا کہ متاخرین کو انواع و اقسام کی مشکلات میں ڈال دیا - قدماء نے اپنے علم میں آسمان کو ایک شفاف مجسم گنبد تسلیم کیا اور اپنا خیال اُسپر مستحکم کیا کہ آسمان مع ستاروں کے کرہ ارض کے گرد ایک روزانہ حرکت کرتا ہے - یہی وجہ ہے کہ توریت جو ترجمہ صحائف انبیا کا ہوا اُسمیں آسمان کو مجسم لکھا ہے اور دگیست (عبرانی میں جو نظم توریت کی لکھی گئی) میں بھی یہی لفظ (مجسم) مستعمل ہوا ہے اور یوسیفس (جنھے بلاشبہ اپنے خیالات پاک کلام کے مطابق ظاہر کئے ہیں) بھی اپنی کتاب میں مخلوقات عالم کا تذکرہ کرتا ہوا آسمان کو بلور کا گھر بتلاتا ہے - جب تک علماء کے خیالات اسی قسم کے رہے تب تک بائیبل اور علوم باہم مطابق رہے لیکن جب علوم میں ترقی ہوئی تو صاف ثابت ہو گیا کہ آسمان مجسم نہیں ہے اور تب لوگوں کے خیالات نے پلٹا کھایا اور کہنے لگے کہ خدا تعالے کے قول (کلام) اور فعل میں (آسمان) مطابقت نہیں ہے - جو جواب ایسے معترضوں کو اول ہی اول ملا وہ یہہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی تحریر اشیاء کی ظاہری ماہیت اور اپنے زمانہ کے معلومات اور خیالات کے مطابق تھی - لیکن اس ناتمام اور ناکافی جواب نے بجائے اسکے کہ مشکلات کو دور کرے اور بھی بڑھا دیا کیونکہ اس سے ایک اور سوال پیدا ہوا جو پہلے سے بھی زیادہ مشکل تھا کہ کیا عالم الغیب اپنے رسول (موسیٰ) کو درست اور صحیح بات نہیں بتلا سکتا تھا - لیکن جب اُس لفظ (بابت آسمان) کو دیکھا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے روح القدس نے پیغمبر (موسیٰ) کے دل میں ڈالا تھا تو اوپر کے اعتراضات رفع ہو گئے کیونکہ اصل میں لفظ بلار لکھا تھا جسکے معنے مجسم نہیں ہیں - اس سے ظاہر ہو گیا کہ پیغمبر نے شے کی ماہیت بیان کرنے میں عمدہ سے عمدہ لفظ کا استعمال کیا ہے لیکن انسان نے اپنی نادانی سے کلام اللہ کا ترجمہ کرنے اور اسکو منظوم کرنے میں ایسے لفظ کا استعمال کیا جس سے خدا تعالیٰ کے کلام کو تاریکی میں ڈالکر بے اعتبار کر دیا لیکن آخرکار ظاہر ہو گیا کہ کلام اللہ صحیح ہے اور علوم کے عین مطابق ہے +

علوم انسانی کا یہی حال ہے جو لوگ اسوقت اپنی عقل پر بھروسہ کرکے کلام اللہ پر حملہ کرتے ہیں انکو اوپر کی تحریر سے سبق لینا چاہئے جس سے ظاہر اور ثابت ہوا ہے کہ پہلے انسان نے اپنی عقل سے آسمان کو مجسم قبول کیا اور پھر کلام الٰہی کو ویسا ہی سمجھا لیکن جب معلوم ہوا کہ اُسکا وہ علم غلط تھا تو پھر اپنی نادانی سے کلام الٰہی پر اعتراض کیا اور پھر جب اصلی لفظ پر مکرر غور کیا تو اپنی نادانی کا اقرار کرنا پڑا اور جو جلد بازی شروع میں کی تھی اُس سے خود ہی واپس کرنا پڑا - یہہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ اب ویسے لوگ نہیں ہیں اور انسانی علوم نے آخری ترقی ایسی کرلی ہے کہ اپنی عقل ناتمام پر بھروسہ کرکے کلام الٰہی پر ناجایز اور صحیح حملہ کر رہے ہیں - اگر انصاف اور برداشت کے ساتھ اسوقت کے معترض بائیبل کو غور سے پڑھیں اور اپنی حالت سے مقابلہ کریں تو بے شک انکو انہیں لوگوں کی طرح اپنے اعتراضات خود بخود ہی واپس کرنے پڑینگے اور وہ جان لینگے کہ جو یہہ کہتا ہے کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں مگر میرا کلام نہ ٹلیگا سچا اور حقیقی صداقت سے بھرپور ہے اور اسکا کلام اٹل اور غلطیوں سے مبرا ہے + راقم

ج.ح.ب

امتیاز ذات

نمبر ۱-

صاحب اڈیٹر نورافشاں

تسلیم - مضمون مندرجہ ذیل درج اخبار فرمائیگا - بعید بندہ نوازی سے نہوگا +

۱ - دنیا میں حیوانات اور نباتات کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک کی صفت اور تاثیر علیحدہ ہے مگر اللہ نے جنس انسان میں ذات کا امتیاز نہیں رکھا - ہم بلا تامل ہر ایک قسم کے حیوان کی صورت تمیز کر سکتے ہیں چونکہ یہہ تفاوت ایک طبعی تفاوت ہے مگر اللہ نے کسی ملک کے لوگوں میں کوئی خاص تفاوت پہچاننے کے لئے نہیں رکھا +

۲ - اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ ہم قوانین قدرت سے اثبات کا یقین کر سکتے ہیں کہ دنیا میں تمام انسان ایک ہی نسل سے نکلے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام حیوانات جو خاص ملکوں گرم اور سرد کے رہنے والے ہیں وہ سب اپنے ساتھ ایک قدرتی پوشاک رکھتے ہیں جو اُس ملک کے مناسب ہے اور جس سے وہ سرد ملکوں کی سردی کو دور کر سکتے ہیں اور گرم ملکوں کی گرمی سے بچ سکتے ہیں اور ان وسیلوں سے اپنی زندگی باسایش بسر کر سکتے ہیں - مگر برخلاف اسکے ہم انسان کو دیکھتے ہیں کہ ننگا پیدا ہوا ہے اور کوئی خلقی سامان گرمی سردی سے بچنے کا اپنے پاس نہیں رکھتا - مگر البتہ اسکے لئے ایسے وسیلہ پیدا کئے ہیں جنکے سبب بقدر حاجت سردی گرمی حاصل کر سکتا ہے - پس یہہ دلیل اثبات کی ہے کہ کوئی انسان کسی خاص ملک کے لئے پیدا نہیں ہوا بلکہ اُس قادر مطلق کا یہہ منشا تھا کہ ایک جوڑا ایسا پیدا کیا جائے جسکی نسل تمام گرم سرد ملکوں میں آباد ہو اور بلحاظ ملک کے وہ خود گرمی و سردی کا سامان بہم پہنچا لیا کرے - پس کچھ شک نہیں کہ وہ عام انسان ایک ہی نسل سے اور ایک ہی ڈالی کے پوتے ہیں +

۳ - بہت سے لوگ حیران ہیں انکی حیرانی اسلئے ہے کہ جنس انسان میں بلحاظ رنگت اور قد کے - صورت اور مزاج کی اختلاف ہے - یہہ بھی انکا قول ہے یورپ کے لوگ گورے کیوں ہیں چینی زرد رنگ ہیں نا ہا کسی ملک کے لوگوں کی ناک چپٹی ہوئی - کوئی ملک کے لوگ قد آور - کسی خطہ کے لوگ پست قد - پس یہہ ہی ایک بدیہی دلیل ہے کہ جنس انسان ایک ہی ذخیرہ سے نہیں نکلی - ہم کیسی ہی قدرت کے بھید انکو دریافت کرنے میں ناقابل ہوں تاہم ان ظاہری اختلاف کا جواب تو بلا تامل دے سکتے ہیں - یہہ اختلاف صرف مخصوص حالتوں یعنے خوراک - رسومات اور آب ہوا کے سبب ہوا کرتا ہے اگر کسی ملک کے باشندے اور ملک میں جا بسیں اور اُنپر ایک زمانہ بھی گذر جاوے تو بلاشبہ انکی رنگت اور جسم کی بناوٹ میں ایک بڑی تبدیلی واقع ہوگی - اگر کتوں کو سرد طبقہ میں لیجاویں





تو وہاں پر وہ جھبرے ہوجاویں اور اگر بھیڑوں کو گرم ملکوں میں لیجاویں تو اون بال ہوجاویگی - تو جنس انسان رفتہ رفتہ آب وہوا کے اثر سے کیونکر محفوظ رہسکتی ہے +

۴ - اگر قد - قامت - رنگ اور صورت سے قطع نظر کیجاوے تمام انسان کے اندرونی جسم کی بناوٹ ایک ہی سانچہ میں ڈھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے - مگر کچھوے اور خرگوش میں ازبس تفاوت ہے کچھوے کی پشت پر سپر نما چمڑا ہے - خرگوش کے جسم پر صرف ملایم بال ہیں - نہیں معلوم کچھوے کے کان کہاں ہیں ؟ مگر خرگوش تو صرف کانوں کی علامت سے پہچانا جاتا ہے - کچھوے کی پیدائش بیضو سے ہے مگر خرگوش کے بچے ہوا کرتے ہیں - مگر یہہ تفاوت اُس مرتی آدم کی اولاد میں پایا نہیں جاتا +

۵ - بلاشبہ دو مختلف قسم کے جانوروں یعنے نر اور مادہ کی صحبت کرائی جائے تو البتہ نسل پیدا ہوگی مگر یہہ سلسلہ دوامت کے لئے قایم نرہیگا +

۶ - اُس قادر مطلق نے تمام انسان کو روح ودیعت کی ہے جسمیں فکر - اور عقل نخوت اور غرور بغض اور عداوت پیار اور رحم اُمید اور دہشت یہہ وہ قوی ہیں جو کل انسانوں میں پائے جاتے ہیں - اگر ایک ہی بزرگ کی نسل سے نہوتے تو اُنکی نیچر میں بھی مثل بھیڑ اور بھیڑیے کے گائے اور شیر کا ایک بھاری تفاوت ہوتا +

۷ - اگر ملکی رسم ہندبا نہ ہوں - صحبت نیک ہو - تعلیم کا امتحان اچھا ہو تو بلاشبہ انسان کی مزاج کی اصلاح ایک اعلی درجہ پر ہوسکتی ہے - برخلاف اُسکے کیا لومڑی کی مکاری ایک عمدہ تعلیم اور تربیت کے اثر سے مٹ سکتی ہے - کیا کتے کی وفاداری بھینس میں آسکتی ہے ؟ کیا بندر کی نقالی بکری کے مزاج میں سرایت کرسکتی ہے ؟ اُس بڑے کاریگر نے اُنکا نیچر ایک ایسے انداز پر بنایا ہے کہ ایک جنس کے جانور کی مزاج کی اصلاح غیر جنس کے جانور کی صحبت سے بھی نہیں ہوسکتی - بلکہ انسان کے اعلی درجہ کی محبت سے بھی اُنکی مزاج کا تغیر غیر ممکن ہے +

۸ - گو یورپ کا ہو یا امریکہ کا گو افریقہ کو ہو یا ایشیا کا تاہم وہ انسان ہے کسی حسب و نسب کا ہو - کسی کنیت و لقب کا ہو تاہم وہ انسان ہے یہہ سیاہ رنگ بدصورت موٹے موٹے ہونٹھوں والا حبشی کون ؟ انسان - یہہ شکل مقطع سرخ رنگ خوب رو یورپین کون - انسان - یہہ دبی ناک والا زرد رنگ چینی کون ؟ انسان - الغرض بزرگ آدم کے پوتوں کے لئے والا انسان کے اور کوئی نام وضع نہیں کیگیا +

۹ - اس روشنی کے زمانہ میں علماء مغربی کی تحقیقات نے یہہ بات ثابت کی ہے کہ انسان اور حیوانوں کے خون میں ایک بڑا تفاوت ہے - عین ضرورت کے وقت کسی حیوان کا خون انسان کے جسم میں پہنچایا جاتا ہے تو شدت درد اُسے بیقرار کردیتی ہے - مگر انسان کا خون انسان کے جسم میں پہنچانے سے راحت کے علاوہ مرض بھی دفع ہوجاتا ہے پس اس پچھلے پیرگراف کی علمی تحقیقات نے عیسائی مذہب کے اس مسئلہ کو کہ "ایک ہی لہو سے آدمیوں کی سب قومیں تمام زمین کی سطح پر بسنے کے لئے پیدا کیں اعمال ۱۷ - ۲۶" اور زیادہ قابل یقین کے بنا دیا فقط

راقم حسام الدین از بمبئی

عدم ضرورت قران پر

منشور محمدی کے الزامی اعتراضوں کا

جواب

قولہ - چنانچہ چند مقامات انجیل سے حواریوں کی سن گھڑت بیان کرتا ہوں خط اول قرنتیوں کو ۷ - ۲۵ میں لکھا ہے کہ کنواریوں کے حق میں خداوند کا کوئی حکم مجھ پاس نہیں ۔ لیکن جیسا دیانتدار ہونے کے لئے مجھپر خداوند کیطرف سے رحم ہوا ویسا ہی صلاح دیتا ہوں - پھر خط دوم قرنتیوں کو ۱۱ - ۱۶ میں یوں مسطور ہے کہ کوئی مجھے بیوقوف نہ سمجھے ورنہیں تو بیوقوف ہی سمجھ کے مجھے قبول کرے کہ میں بھی تھوڑا سا فخر کروں جو کچھ میں کہتا ہوں خداوند کی راہ سے نہیں بلکہ بیوقوفی کی راہ سے اور استقلال سے جو فخر کے ساتھ ہوتا ہے کہتا ہوں - ان آیات مذکورہ بالا سے معلوم ہوگیا کہ اعظم الحوارین جناب پولوس بدون الہام الہی اپنی طرف سے سن گھڑت تو کیا بلکہ بیوقوفی سے بھی جو دل میں آیا فرمادیا کرتے تھے ۔

واضح ہو کہ خداوند مسیح نے اس امر کی نسبت کوئی حکم زمین پر ہوتے ہوئے نہ دیا تھا - اسلئے حواری کہتا ہے کہ کنواریوں کے حق میں خداوند کا کوئی حکم مجھ پاس نہیں - لیکن پولوس رسول جسپر دیانتدار ہونے کے لئے خداوند کی طرف سے رحم ہوا - اُس حیثیت میں ہوکر یہہ صلاح دیتا ہے - اور یہہ رحم رسالت کے رحم سے مراد ہے جیسا دیکھو ۱ قرنتیوں ۱۵ - ۱۰ پر میں جو کچھ ہوں خدا کے فضل سے ہوں اور اُسکا فضل جو مجھپر ہوا سو بے فائدہ نہوا - پر میں نے ان سب سے زیادہ محنت کی نہ اس نے بلکہ خدا کے فضل نے جو میرے ساتھ تھا - پس صاحب پولوس رسول کے ذمے سن گھڑت کا الزام لگانا آپکی گھڑت ہے - دوسرے مقام کی نسبت معلوم ہو کہ اُس باب میں رسول اُن جھوٹے نبیوں کے برخلاف جنہوں نے قرنتیوں کو پولوس کی طرف سے بدظن کردیا تھا اپنی رسالت ثابت کرتا ہے - اور اُنپر اپنی رسالت ثابت کرنیکو بے وقوفی کہتا ہے - کیونکہ لوگ ایسی طرز کو بیوقوفی سمجھتے کہ اپنے آپ ہی کہتا ہے اور چاہتا ہے کہ وے اُسکی اس بیوقوفی اور فخر کی برداشت کریں - یہہ بات ثابت کرکے کہتا ہے کہ کوئی مجھے بیوقوف نہ جانے اس خیال سے کہ میں اپنی رسالت آپ ہی ثابت کرتا ہوں - اور پھر بھی اگر وے اثبات کے لئے اُسے بیوقوف سمجھیں تو بھی اُسے قبول کریں یعنے جو کچھ وہ کہتا ہے اُسے قبول کریں اور اُسکے اس فخر کا ساتھ دویں - اسکے بعد بیان کرتا ہے کہ خداوند نے ایسا فخر نہیں کیا لیکن میں اس فخر کو جو کہ گویا بیوقوفی ہے بیان کرنے کی ضرورت دیکھتا ہوں اور آیت ۱۸ سے اُن باتوں کا ذکر کرتا ہے جنپر جھوٹھے اُستاد اپنا فخر کرتے تھے - اور حواری جتاتا ہے کہ اس امر میں اُنسے بیشتر فخر کرسکتا ہوں - اور یوں اپنا پچھلا حال اُنپر ظاہر کرتا ہے اب اسمیں آپکا نتیجہ بالکل ناپدید ہے کیونکہ رسول لوگوں کے خیال کے موافق اپنے تئیں بے وقوف ہی ٹھہراکے پھر بھی اپنی رسالت اور فخر ثابت کرتا ہے - اور اس موقع کو آپ فرماتے ہو کہ پولوس بدون الہام الہی - فرمادیا کرتے تھے - دیکھو صاحب اُسی باب کی آیت ۳۱ اور پھلو کہ پولوس رسول سن گھڑت باتیں نہیں کہتا تھا - لیکن خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ جو ہمیشہ مبارک ہے جانتا ہے کہ میں (پولوس) جھوٹھ نہیں کہتا - صاحب سن قران کا تو حال ہی کچھ اور ہے +

قولہ - جناب پادری صاحب آپکو نہ بائبل کی معلومات اور نہ قران کی پھر کس شیخی پر عدم ضرورت قران لکھنے بیٹھے تھے +

اپنے کمی تو ایسی دُر افشانی کی ہے - اور برادر عزیز کمترین کی معلومات تو آپ پر اور سب ناظرین اخبار پر روشن ہے - آپ ناحق کیوں تنگ ہوتے ہیں - مجھے اپنے علم کی شیخی نہیں مگر اظہار صداقت کی غیرت نے یہہ اثر دکھایا - اور اسمیں آپ لوگوں کی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے - مجھے اثبات کا حسد نہیں اگر آپ کی معلومات مجھ سے

زیادہ ہوں اور آپ جب مجھے ناواقف کہتے ہیں تو بندہ کو کسر نہیں لگتی۔ کیونکہ آپ کے ایسے فرمودوں کی بطالت خود ظاہر ہی ہوتے ہتھیار نہیں باتوں کا نام ہے +

قولہ۔ اور یہہ جو آپ نے فرمایا کہ نبی بننا اگر ایسا ہی سہل ہے تو کون نہیں بن سکتا۔ جناب پولوس صاحب کی نبوت کا حال دیکھو بخوبی معلوم ہے کہ آپ ہی آنکھیں بند کر کے اندھا ہو گیا پھر آپ ہی آنکھیں کھولکر بینا ہو گیا۔ اور آنکھیں بند کرنے اور کھولنے سے نبی بن سکتا ہے تو کون نہیں بن سکتا +

آپ کے اسی بیان سے ثابت ہوا کہ کمترین کا قول صحیح ہے یعنے حضرت محمد کا نبی بننا سہل تھا۔ اور بندہ نے اُنکے نبی بننے کی سہولتوں کو صراحتاً ثابت کر دیا ہے مگر آپ نے پولوس رسول کا آپ ہی آنکھیں بند کر لینا اور پھر آپ ہی کھولکر نبی بن جانے کا کیا ثبوت دیا ہے اسکے ثبوت میں کچھ تو کہا ہوتا۔ ایسا یا وہ خیال قرآن کی ضرورت ثابت کریگا ؟۔ اوّل خوب غور سے دیکھو پولوس رسول ہونے کے پیشتر کیا تھا۔ مسیح کی انجیل کا کیسا مخالف تھا اور اُسکو ماننے اور پھر نبی بننے میں کیا نفع یا نقصان تھا اُسکے خیال کے برخلاف ثابت ہے کہ وہ آسمانی نور سے اندھا ہو گیا اور دوسرے شخص کے وسیلے بینا ہوا۔ اور اپنے رسول ہونیکے توی ثبوت دئے جن سے اُسکے ہمعصروں کے مونہہ بند ہو گئے۔ پس آپکے خیال کا کیا ثبوت ہے۔ عجب چکر کھا رہے ہو۔ پھر بندہ نے تحریر کیا تھا کہ بائبل کی موجودگی کے مقابلہ میں قرآن کی ضرورت اُسی بنا پر ہونی چاہئے جسطرح بائبل کی کتاب نیچر کے مقابل میں ہے۔ اِس بنا پر آپ قرآن کی ضرورت ثابت کرنے سے تو کترائے ہیں یا کمترین کا مدعا نہیں سمجھے اور یا دیدہ دانستہ شرمساری کو چھپانیکی خاطر اپنی عادت کے موافق بائبل ہی پر اِدھر اُدھر کے اعتراض کر دیئے ہیں۔ اور اُسکے جواب میں یوں لکھتے ہیں +

قولہ۔ نیچر کے معنے ہیں فطرت یعنے قانون قدرت سو بائبل قانون قدرت کے خلاف ہے۔ چنانچہ کتاب واعظ ۱۰۔ ۲ میں خلاف نیچر کے صاف لکھا ہے کہ حکیم کا دل اُسکی دہنی طرف ہے۔ دیکھئے دہنی طرف دل کا ہونا صریح نیچر کے خلاف ہے +

صاحب یہ مجھے تو آپ ناواقف اور جو کچھ جی میں آتا ہے کہتے ہو اور اپنی سمجھ کا یہہ حال ہے۔ سو اگر دہنی طرف کے بجائے دہنے ہاتھ رہنے دیتے تو ایسے غلط نتیجہ ظاہر نہ کرتے۔ یعنے حکیم کا دل اُسکے دہنے ہاتھ ہے۔ یہہ لفظ ہی ظاہر کرتے ہیں کہ دل کی جگہہ سے مراد نہیں کہ انسان کی دہنی طرف یا بائیں طرف موضوع ہے۔ لیکن یہہ کہ حکیم کا دل دہنے ہاتھ ہے یعنے کام ظاہر کرتا ہے اور چونکہ دہنا ہاتھ بائیں کی نسبت زیادہ کار آمد ہوتا ہے اسلئے حکیم کے دل کو دہنے ہاتھ میں کہنے سے اُسکے دل کی عمدہ حالت کو ظاہر کیا ہے۔ آپ یونہی خلاف نیچر پکار اُٹھے۔ دوسرا مقام آپ غزل الغزلات ۴۔ ۱ یوں پیش کرتے ہو۔ اے محبوبہ تیری آنکھیں تیرے سر کے پیچھے ہیں۔ دیکھئے آنکھوں کا سر کے پیچھے ہونا بھی خلاف نیچر ہے۔ معلوم ہوتے کہ آپ نے یہاں بھی سالم عبارت بیان نہیں کی اور وہ یوں ہے۔ تیری آنکھیں تیری چادر کے پیچھے کبوتروں کی سی ہیں۔ چادر کو آپ نے سر لکھا ہے۔ اب آنکھوں کا چادر یا سر کے پیچھے ہونا کیونکہ خلاف نیچر ہے۔ کیا سر کو بھی آپ کوئی قانون قدرت سمجھے ہو ؟ ورنہ کیا سمجھکے سر لکھا اور اُسپر اعتراض کیا ہے۔ چادر مونہہ پر پڑنے سے آنکھوں کو چھپا لیتی ہے یعنے آنکھیں چادر کے پیچھے ہوتی ہیں۔ یہاں قانون قدرت کا کیا ذکر ہے۔ قانون قدرت آنکھوں کے چادر کے پیچھے ہونے کا مانع نہیں۔ ارے صاحب کچھ تو ہوش کرو۔ آپکا بائبل کو اِن مثالوں کی رو سے خلاف نیچر خیال کرنا تو رایگان گیا۔ اور قرآن کے فضول ہونے میں کچھ کسی طرح کی نہیں آئی۔ جس بات سے آپ نے جی لگایا وہ سامنے ہی رہی یعنے بائبل کے ہوتے ہوئے قرآن کی ضرورت اُسی بنا پر ہونی چاہئے جسطرح کتاب نیچر کی موجودگی میں بائبل کی ہے۔ یاد رہے کہ محمدیوں کو سمجھانے کے لئے ضرور نہیں کہ نیچر کے مقابل میں بائبل کی ضرورت ثابت کریں۔ یہہ بات یہ گفتگو اُن لوگوں سے نسبت رکھتی ہے جو الہام کے قایل نہیں اور مذہب طبعی پر شاکر ہیں۔ لیکن یہہ بات کہ بائبل موجود ہے تو قرآن کی کیا ضرورت ہے محمدی عیسائیوں پر ثابت کریں۔ مگر برخلاف اسکے ہمنے خاطرخواہ ثابت کیا کہ قرآن فضول ہے +

باقی آئندہ

خط

جناب معدن اخلاق و امتنان مہتمم نورافشان زاد عنایتہٗ

تسلیم۔ پرچہ اخبار مطبوعہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء میں منجانب سلیم اللہ دو بیت حل طلب نظر پڑے۔ جسطرح سمجھ ناقص میں آیا ہے۔ حل کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں براہ مہربانی درج اخبار کر کے ممنون فرماویں + الراقم سکندر دین نایب مدرس مدرسہ تحصیلی ہوشیارپور

اہل کمال را لب اظہار خامشی ست + منت پذیر ماہ تمام از ہلال نیست

نہ خراش من دم بہ قت نہ گداز دل بدردم + دم آتشیں بیابان نفسِ دو گفت سردم

حل۔ مصرعہ اوّل میں است حرف ربط خامشی مضاف اہل کمال مضاف الیہ را علامت اضافت مضافین مبتدا لب اظہار مضافین خبر پس جملہ اسمیہ ہو کر مشتمل ہوا +

مصرعہ دوم میں۔ نیست حرف سلب ربط ماہ تمام موصوفین مبتدا منت پذیر خبر از ہلال جار مجرور متعلق پس جملہ اسمیہ ہو کر شامل ہوئے +

پس مطلب اُسکا یہہ ہوا کہ اہل کمال کو بصورت حصول کمالیت خاموشی ہی بجائے لب اظہار ہے۔ یعنے اُنکا خاموش رہنا ہی اظہار اور اعلام کمال کے واسطے کافی ہے۔ کچھ حاجت اظہار و تقریر اعلان نہیں۔ درحقیقت کمالیت بھی ایسکا نام ہے۔ جسکو ناظرین خود دیکھ کر یا سمجھ کر تسلیم کر لیں۔ بحکم آنکہ عطر آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ مصرعہ دوم میں ظاہر ہے کہ ہلال یعنے شہرت کردہ شدہ وانگشت نما آیا ہے۔ نیز ہلال بصورت لب نمودار ہوتا ہے یعنے جس وقت بدر کامل ہو جاتا ہے تو اُسکی کمالیت خود بخود روشن اور ثابت ہو جاتی ہے۔ اور اُسکی کمال کے تحقق اور تشہیر کیواسطے اُسکو صورت ہلالی کی طرح لب اظہار کی ضرورت نہیں ہے صرف کامل ہونا اُسکی کمال کی شہادت کافی ہے۔ ورمن قال سے آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ گر دلیلے بایدت زو رو متاب بیت دوم میں نہ خراش دل۔ اور گداز دل میں نہ حرف نفی غلط ہے نہ مخفف از بجائے اسکے صحیح سمجھو +

مطلب یہہ کہ شاعر اپنی حالت سوز و گداز کو مبالغتاً بیان کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ میں خراش دم سے وقت میں اور گداز دل سے درد میں ہوں۔ اور دم کا خراش اور دل کا گداز اس حد کو پہنچا ہے کہ خارج از بیان ہے حتی کہ آتش بیان اور تیز زبان لوگوں کا دم گرم بھی اُسکے بیان سے عاجز آ کر اور افسردہ ہو کر پکار اُٹھا ہے کہ میں باوصف آتشین ہونے کے اِس موقع پر سرد اور پژمردہ ہوں۔ یعنے حضرت تقصیر بیان ہے غرض بیان شدت خراش گداز ناممکن ہے +

راقم۔ سکندر دین نایب مدرس دو سوہہ ضلع ہوشیارپور



راضی ہیں ہم اُسی میں جو کچھ تیری رضا ہے

چند روز کا عرصہ گذرا میرے عزیز دوست بابو دکسن صاحب کی پیاری بیوی نے اِس جہان فانی سے کوچ کیا۔ ملک بقا کا رستہ لیا۔ چونکہ اُنکی موت کا حال سُننا تمام عیسائیوں کیواسطے ایک عمدہ سبق اور گذر رسیدوں کے لئے تقویت کا باعث ہے اِس لئے اُس موقع کا کچھ حال ناظرین اخبار کے گوش گذار کرنا خالی از فایدہ نہوگا +

اگر اُنکی زندگی کے تمام حالات جو میں نے سُنے بیان کرے یا اُنکا سوانح عمری تمام وکمال قلمبند کرنا چاہوں تو بے شک ایک طول وطویل رسالہ تیار ہو جائے۔ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اُنہے عمر بھر ہر حال میں اپنے بیچے منجی خداوند مسیح کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ تمام عمر اُسی کے نمونہ پر چلنے کی کوشش میں صرف کی کوئی تکلیف مصیبت غم کبھی اُنکو خدا کی یاد سے غافل نہ کر سکتا تھا وہ ہر تکلیف میں حضرت ایوب کے نمونہ کو مد نظر رکھکر صابر شاکر رہتی۔ مرنے سے ایک روز پیشتر اُنہے اپنے شوہر کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ خداوند مسیح مجھے یاد فرماتے ہیں۔ تم نے میرے پیچھے کچھ افسوس یا غم نہ کرنا۔ اب میں اپنے خداوند کے پاس جاتی ہوں۔ بال بچوں کو محبت و پیار سے رکھنا میں تم سب کو خداوند کے سپرد کرتی ہوں۔ یہہ کہکے خداوند سے دعا مانگی اور دعا مانگنے میں اپنے شوہر کو بھی شریک کیا۔ ایک معزز بیوہ عورت سے بھی دعا کی استدعا کی۔ میرا دوست اِس خدا ترس بیوی صاحبہ موصوفہ کا خصوصاً نے اُنکی بیوی کی اِس تکلیف اور بیماری میں بہت مدد کی نہایت بلکہ بدرجہ غایت ممنون ومشکور ہے اور مریضہ نے بھی مرتے دم نہایت عجز سے اُنکا شکر یہ ادا کیا اور کہا کہ اِس سلوک کا جو آپ نے میرے ساتھ کیا ہے خدا سے بدلہ پاؤگے۔ بعد اِس گفتگو اور دعا کے خدا کی حمد وستایش کے تین گیت گائے جس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ اُنکو اپنے آسمانی گھر جانیکا کمال شوق ہے۔ موت کا کچھ ڈر اور غم نہیں۔ دنیا فانی کے چھوڑنے کا ذرا رنج نہیں۔ بال بچوں کی اُلفت اُنکو نہیں گھبراتی۔ کامل تسلی اور آرام بلکہ شوق دلی اور ذوق قلبی سے خداوند کے پاس جانیکو تیار ہے۔ اُنکا شوہر اور کئی اور اشخاص اُنکے پاس بیٹھے ہوئے البتہ روتے تھے لیکن اُنکے ایمان کی مضبوطی کو دیکھکر دنگ اور حیران ہوتے تھے۔ قصہ کوتاہ وہ بیچاری باتیں کرتی کرتی یوں چلی گئی جیسے کوئی نقل مکان کرتا ہے۔ اور اپنے پیچھے تین بچے جنمیں سے ایک شیر خوارہ ہے چھوڑ گئی۔ خداوند کا کلام سُنانے کی خدمت اُنکے سپرد تھی جن لوگوں کے دلوں میں اُس کلام کا بیج بویا اور جنکو اُسنے خداوند کا راستہ بتلایا وے تمام خلق دل سے اُنکے جنازہ پر کھڑے روتے تھے +

ڈاکٹر صاحب اور ہر ایک جو اُنکے مرض کو دیکھتا تھا یہی کہتا تھا کہ یہہ بیماری مہلک نہیں لیکن خداوند کے مطالب ومقاصد کو کون پہچان سکتا ہے۔ اُنکے اسرار نہاں کو کون جان سکتا ہے۔ تمام قدرت اور اختیار اُسکے قبضہ میں ہے۔ مارنے اور جلانے پر وہی قادر ہے +

اے عزیز دوستو معلوم نہیں ملک الموت کسوقت آجاوے اور خداوند کب اپنے پاس بلاوے اِسلئے مناسب ہے کہ ہر وقت ہوشیار اور تیار اور اپنے مالک پر فدا اور اپنے خالق پر ہر گھڑی بلکہ ہر لحظہ جان نثار ہیں تاکہ بفضل خداوند مسیح ہمارا خاتمہ بالخیر ہو + راقم طالب مولے

متفرق اخبارات بٹالہ

موسم کا عجب حال ہے۔ کبھی آفتاب کی چشم نمائی کپڑوں سے باہر کئے دیتی ہے اور کبھی سرد ہوا کی خنکی پھر وہی لحاف ولبادہ اُٹھواتی ہے +

ہمارے رونق بٹالہ منشی مادھو رام صاحب نایب تحصیلدار کیم ماہ حال سے دو ماہ کے لئے قایم مقام تحصیلدار گورداسپور مقرر ہوئے ہیں اور اُنکی جگہہ منشی نبی علی صاحب نایب تحصیلدار گورداسپور یہاں تشریف لائے ہیں +

۴ تاریخ ماہ حال کو بورڈنگ اسکول بٹالہ کی زبردست سیکنڈ الیون نے جو گورنمنٹ اسکول بٹالہ کو تین میچوں میں متواتر شکست دے چکی ہے مشن اسکول فتحگڈھ کے مقابلہ پر ایک سو گیارہ دوڑ (رنز) کی زیادتی سے کامل فتح پائی۔ طرہ یہہ کہ فاتح فریق (بٹالہ) کی ایک بار کی ۷۵ اوور (رنز) ہوئیں اور فریق ثانی نے دو دفعہ (انگس) میں بمشکل تمام ۴۳ دوڑ (رنز) کیں +

بٹالہ کی ہوری ہر سال نیا ہی رنگ لاتی ہے۔ اور اور مقامات کے لوگ جہاں تہذیب اور شائستگی نے اپنا زور دیا ہے ایسی قبیح اور معیوب رسومات سے متنفر ہوتے جاتے ہیں مگر یہاں اِس رسم کو ترقی روز افزوں ہے۔ نہایت افسوس ہے کہ وہی صاحب جنپر ہمارے ملک کی بہبودی اور بہتری کی اُمیدیں موقوف ہیں ایسی حرکات ناشایستہ میں ساعی اور سرگرم نظر آتے ہیں +

اُمید ہے کہ سید ظہور حسین صاحب مولوی محمد حسین صاحب اور قاضی رحمت اللہ صاحب یہاں کے قاضی مقرر ہونگے۔ اِس تقرر تعیناتی پر ہم پھر کبھی بشرط فرصت کچھ رد وقدح کرینگے +

۶ تاریخ کو قریب ۹ بجے رات کے شہر میں مقام ٹبہ پر چراغ کے گُل نے ایک بزاز کا چراغ گُل کر دینا چاہا تھا مگر جلد خبر ہو جانیکے باعث خیریت بچے۔ لیکن ۹ تاریخ کو تین بجے دن کے چکری بازار میں ایک ہندو چھیور کی دوکان تو ایسی بھڑکی کہ ایک ہی گھنٹہ میں جلکر تو دہ خاکستر ہوگئی۔ کمبخت یہی اگر دو دن پہلے جلی ہوتی تو ہوری کے شوقینوں کا کام بنجاتا۔ تمام راکھہ گلال کا کام دیتی اور نہایت شوق سے ہر کسی کے سر ونبز ڈالی جاتی +

خط

جناب مہتمم صاحب اخبار نور افشاں۔

تسلیم۔ چند ہفتہ گذرے کہ میں نے ایک خط آپکی خدمت میں روانہ کیا تھا معلوم نہیں کہ وہ خط شایع ہوا ہے کہ نہیں اب میرا منشا ہے کہ آپکے اخبار صداقت آثار کے ذریعہ ظاہر کرتا ہوں کہ قریباً سوا دو لاکھ آدمی اسوقت پنجاب میں ایسے موجود ہیں کہ جو سوائے ملتانی زبان کے دیگر زبانوں سے واقفیت نہیں رکھتے میں لہذا میں و چند دیگر بھایان ملتانی زبان کے بولنے کے لئے کتاب مسیحی تیار کرنی چاہتے ہیں اسواسطے آپکے اخبار کے ذریعہ سے دریافت کرنا لازم ہے کہ اگر اور کوئی اِس کام مبارک میں شامل ہونا چاہتا ہے تو وہ مجکو بذریعہ خط اطلاع بخشیں +

راقم کرنل ایم۔ ملٹ صاحب از مقام گوجرانوالہ ۱۳ مارچ ۸۹ء

اخبارات تار برقی

بمبئی۔ ۱۳۔ مارچ۔ بمبئی کے گرجوں میں حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے صدمہ ناگہانی سے محفوظ رہنے کے سبب بصدق دل شکر گذاری کی گئی اور اسی غرض سے ایک کمیٹی ہندوؤں اور پارسیوں کی بھی منعقد ہوئی۔ سُنا جاتا ہے کہ غالباً بجائے مسٹر بیچل وڈ اب صاحب

کے سرچارلس سرجنٹ صاحب چیف بمبئی مقرر ہونگے اور یہہ بھی مشہور ہی کہ مسٹر سیکنا ٹراصاحب اور مسٹر ٹاگمیٹو ولیم صاحب بھی اس عہدہ کے مستحق سمجھے جاتے ہیں +

لنڈن - ۱۶ - مارچ - شب گذشتہ کو دربار عام میں مسٹر فنڈلیٹر صاحب نے ایک بل درباب ترمیم لینڈ ایکٹ کے پیش کیا +

لنڈن - ۱۷ - مارچ - جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند بمقام سن ٹون رونق افروز ہیں +

نارتھمپٹن ریڈیکل ایسوسی ایشن کے پریزیڈنٹ مسٹر براڈلو صاحب سے پارلیمنٹ کے فرض جبراً انجام کرانے کی نسبت کوئین بنچ کورٹ میں ایک درخواست پیش کیجیگی - مسٹر فورسٹر صاحب نے بجواب ایک سوال کے جو اُن سے دربار عام میں کیا گیا تھا کہا کہ اسیروں کو ہر روز اُنکے دوستوں سے دو گھنٹہ گفتگو کرنے کی اجازت دینی چاہیئے +

لنڈن - ۱۷ - مارچ - لارڈ ہارٹنگٹن صاحب نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ ہمارے پاس اِس امر کے یقین کرنے کے واسطے کوئی وجہہ نہیں ہی کہ امیر نے ...... پونڈ کا مطالبہ کیا ہی کل روپیہ جو امیر کو اب تک دیا گیا ہی اُسکی تعداد ساڑھے ۴۰ ہزار پونڈ ہی +

طہران - ۱۷ - مارچ - روس کے سوداگروں کا قافلہ جو اسکے روانہ ہوا تھا سیردی میں پہونچ گیا ہی +

سردار ایوب خان سع اپنے ہمراہیوں کے طہران کی طرف آرہا ہی +

کلکتہ - ۱۹ مارچ - گزٹ آف انڈیا میں سردار محمد حیات خانصاحب بہادر کے مقدمہ کا فیصلہ مشتہر ہوا ہی - جس سے واضح ہوتا ہی کہ حضور گورنر جنرل صاحب بہادر اِس بات کو ظاہر فرماتے ہیں کہ یہہ مقدمہ بالکل قابل تسکین نہیں ہی اور ناحق بڑے بڑے الزامات ایک ایسے افسر کے برخلاف عائد ہوئے ہیں جو عرصہ دراز تک گورنمنٹ کی خدمات عمدہ طور پر بجالاتا رہا ہی - گورنمنٹ نے اس امر کی تحقیقات میں خوب چھان بین کرلی ہی - اور افسر مذکور کی نسبت دوبارہ تحقیق کرنے کی کوئی وجہہ نہیں پائی جاتی کیونکہ یہہ الزام بالکل دروغ اُسپر عائد ہوئے ہیں نتیجہ یہہ ہی کہ ہمارے ملک کے افتخار جناب سردار محمد حیات خان صاحب بہادر سی - ایس - آئی کی برتیت کامل اور بحالی کا حکم شایع ہوگیا ہی +

لنڈن - ۱۹ - مارچ - اخبار ٹائمس کا ایک کارسپانڈنٹ سینٹ پیٹرزبرگ سے لکھتا ہی کہ جنرل سکوبیلاف کمیشن کے پریسیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں جو ترکستان کی حکومت کو سیول طریقہ پر از سر نو مقرر کرینگے - جنرل تیچرنو تاشقند میں مقرر ہوئے ہیں +

پیرس - ۱۸ - مارچ - فرانس کے اخبار رائے دیتے ہیں کہ انگلستان کے ساتھ تجارت کا عہدنامہ جدید تحریر کیا جاوے +

وائینا - ۱۸ - مارچ - اسٹریا کا بادشاہ مع اپنی ملکہ کے ایسٹر تہوار کی تقریب پر بمقام ٹیورن کو جائینگے +

نیویارک - ۱۸ - مارچ - ۸۵۰۰۰ آدمی دریائے مسس سپی کی طغیانی کے باعث بے گھر ہوگئے ہیں +

شملہ - ۲۱ - مارچ - آج حضور گورنر جنرل کشور ہند مع اپنی لیڈی صاحبہ کے یہاں داخل ہوگئے ہیں - شملہ کی والنٹیر اور گورکھیوں کا ایک دستہ گورنمنٹ ہوس اور چوڑے میدان میں گارڈ آف آنر ہوا تھا +

لنڈن - ۲۰ - مارچ - ڈیوک رو ڈجس آف ایڈنبرا ہمبرگ کی سیر کررہے ہیں - البرٹ بندرگاہ متعینہ لیورپول کا ایک جہاز جل گیا ہی +

ٹیونس - ۱۹ - مارچ - ٹیونس کے جنوبی حصہ میں ہل چل بڑھتی جاتی ہی - اور ایک مہم کو وہاں روانہ کرنے کی تیاری کررہے ہیں +

لنڈن - ۲۰ - مارچ - پارلیمنٹ کے ایسٹر کی تعطیل ۴ اپریل سے ۱۷ اپریل تک ہوگی +

لودیانہ

میلہ چیت چودس کا ۱۸ مارچ کو ہوا جس میں نہایت درجہ کی بھائی چوڑے بازار کے اس سرے سے اُس سرے تک تمام دن دوڑتی دوڑتی پھرتی رہی - یہہ تو ہمارے ممبران میونسپل کمیٹی نے اچھا کیا تھا کہ ننگے گھاٹ پر ایک اشتہار آویزان کردیا تھا کہ جو شخص ناجایز حرکت کریگا وہ مستوجب سزا کا ہوگا مگر میلہ کے ریل پیل میں جایز اور ناجایز کون دیکھتا تھا - اشتہار کسی حالت میں اچھا ہوا کرتا ہی کہ جب اُسکا جاری کرنے والا نگران ہو اور ایسے اشتہار کو کون پڑھتا ہی کیونکہ باہر کے جٹ گنوار اور عورتیں اِس میلہ میں شامل ہوتی ہیں - ہم نے دیکھا کہ اِس اشتہار سے کچھ فائدہ نہ ہوا +

پولیس کا انتظام اچھا تھا چوڑے بازار میں سپاہی جابجا کھڑے تھے - اکثر اُنھیں سے دیہاتیوں کو بدتہذیبی سے روکتے تھے مگر بعض جگہہ کیت کو باڑھ کھاتے ہوئے نظر پڑتی تھی سچ تو یہہ ہی کہ جب تک اِس بیماری کا اندرونی علاج نہ ہو تب تک اِس بیماری کا دور دفع ہونا کسی بیرونی علاج سے مشکل تو کیا بلکہ ناممکن ہی - یعنے جب تک لوگوں کے دل صاف نہ ہوں تب تک اِس نجاست کے گنجنے سے ایسی ایسی خراب بدبو نکلتی رہیگی - کیا کبھی کھارے چشمہ سے میٹھا پانی نکلا ہی +

ولایتی ہل جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے منگایا ہی اور اسکی نمایش کی جاتی ہی اُمید ہی کہ زمینداران ضلع لودیانہ کو ولایتی ہل سے بہت فائدہ حاصل ہوگا - سنا ہی کہ اِس ہل کی قیمت بھی چنداں گران نہیں ہی یعنے چھ سات روپیہ کو آجاتا ہی اور کیسی ہی سخت زمین ہو ہرگز رکتا نہیں +

اشتہار

ناظرین باتمکین اور اُنکے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہی کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین برائے اندراج اخبار نورافشاں ارسال فرمانا یا ایڈیٹوریل خط وکتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر ایم ویلی صاحب مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ وپیسہ کا حساب وکتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہی سو اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھ سے مخاطب ہونا چاہیئے اگر نورافشاں کے نامہ نگاران وخریداران اپنے اپنے کمرہ الیہ کو پہچان کر ترتیب خط وکتابت نہ کریں تو کاتب ومکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اِس صورت میں نورافشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہی +

المشتہر

پادری ای - ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ